جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سال میں کم از کم ایک لاکھ افراد احمدی ہو نگے

جماعت احمدیہ تمام دنیا میں اس تیزی سے پھیل رہی ہے جسکی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر ۴۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۴/۳۹	اتوار ۲۴ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۲۴ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء	نمبر ۲۹۲

احمدیت سے منحرف ہونے والے فلسطینی عرب مختلف امور کے متعلق گواہی دیں

منحرف فلسطینی عرب حسن عودہ کی غلط حرکات کے بارے میں تفصیلی تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ، بتاریخ ۸ فتح ۱۳۶۸ہش (۸ دسمبر ۱۹۸۹ء) بمقام بیت الفضل، لندن

حسن عودہ کا انحراف:

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"کچھ عرصہ پہلے یہاں انگلستان میں ایک فلسطینی عرب نے جماعت احمدیہ سے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا۔ ان کا نام حسن عودہ ہے اور اس کے بعد ان کے متعلق بڑی مضحکہ خیز خبریں اخبارات میں شائع ہونی شروع ہوئیں۔ لیکن میں نے اس معاملے کو درخور اعتنا نہ سمجھا اور اس لائق نہ جانا کہ ان کے اس (انحراف۔ ناقل) کو اپنے خطبے کا موضوع بناؤں۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے ہی ایک چنیوٹی مولوی صاحب نے ان کے اس (انحراف۔ ناقل) کو اچھالتے ہوئے اخبارات میں ایک بیان جاری کیا اور اس بیان میں یہ دعویٰ کیا کہ حسن عودہ کا (انحراف۔ ناقل) مرزا طاہر احمد سے میرے مباہلہ کی کامیابی کا پہلا نشان ہے اور چونکہ انہوں نے اس کو مباہلہ کی کامیابی کا نشان بنایا اور نشان بتایا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس سارے موضوع کو آج اچھی طرح کھنگال کر جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کروں کیونکہ اس کے ساتھ ہی پاکستان سے بعض خطوط بھی موصول ہونے شروع ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے وہاں اس بات کی بہت تشہیر کی گئی اور ایک تصویر بھی شائع کی گئی جس میں حسن عودہ صاحب نے دو مولویوں کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جیسا وہ تصور میں آتا ہے ناں کہ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کے مسیح نازل ہوگا، اس طرح گویا ان کا مسیح نازل ہو رہا ہے۔ ایک طرف منظور چنیوٹی صاحب کے کندھے پر ہاتھ ہے اور ایک طرف ایک اور اسی قسم کے مولوی صاحب کے کندھے پر ان کا ہاتھ ہے۔ بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات ہے۔

پہلے تو میں ان کا پس منظر آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور یہ پس منظر ان دعاوی کی روشنی میں سننا چاہیئے جو یہاں اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہاں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حسن عودہ میرا دست راست RIGHT HAND MAN تھا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ میرا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ کبھی بھی یہ صاحب میرے پرائیویٹ سیکرٹری نہیں رہے اور ساری جماعت جانتی ہے۔ اس لئے اس قسم کے جھوٹ کے اعلان سے اور تشہیر سے جماعت احمدیہ کے ایمان کو مزید تقویت ملتی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سب لغو اور جھوٹے پروپیگنڈے ہیں۔ ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔

دست راست ہوتے اور سب سے اہم معتمد ہونے کا جہاں تک تعلق ہے ان کا جو پس منظر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اس پر آپ غور کریں تو اس سے آپ کو ان کی حیثیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اور یہ جو باتیں میں آپ کے سامنے بیان کروں گا، ان کا تحریری ریکارڈ مکمل جس میں بہت سے ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اعترافات شامل ہیں ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔

پہلا جھوٹ:-

(کبابیر سے ۱۹۸۵ء میں اس وقت کے مربی۔ ناقل) شریف احمد صاحب امینی نے سب سے پہلے ان کا نام اس سفارش کے ساتھ بھجوایا کہ ان سے انگلستان بلوا کر سلسلے کا کوئی کام لیا جائے اور وجہ یہ بیان کی کہ یہاں یہ ہمارے قابو کے نہیں۔ بداخلاقی کرتے ہیں اور اعتراض کی بہت عادت ہے لیکن چونکہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو مخلص ہے اور عربی دان بھی ہیں اور اردو کا بھی کچھ ملکہ رکھتے ہیں۔ اس لئے وہاں یہ سلسلے کے لٹریچر کی اشاعت میں اور عربی خطوط کتابت میں کام آسکتے ہیں اور انہوں نے یہ حسن ظنی ظاہر کی کہ گویا یہاں آکر یہ سنبھل جائیں گے اور اپنی بدعادات سے باز آجائیں گے۔ جنوری ۱۹۸۶ء میں ان کو عربک ڈیسک کا انچارج مقرر کیا گیا جو باقاعدہ تبشیر کے تابع مختلف ڈیسکوں میں سے ایک ڈیسک ہے۔ چند ماہ کے اندر ہی ان کے مزاج کی کجی کئی رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہوئی۔ سب سے پہلے انہوں نے ایک شخص کے متعلق سفارش کی کہ یہ غزہ کے ایک مخلص احمدی ہیں اور بہت ہی قابل اور ساٹھ

کے مدیر رہے ہیں۔ زبان پر بڑا عبور ہے۔ صاحبِ علم وفضل انسان ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ یہ اپنی زندگی سلسلے کی خدمت میں پیش کریں۔ اور میں پُرزور سفارش کرتا ہوں کہ ان کو یہاں بلوا لیا جائے اور اگر کوئی عربی رسالہ شائع کرنا مقصود ہو تو یہ اس کے لئے بہترین مدیر ثابت ہوں گے۔ چونکہ مجھ کو یہ تأثر دیا گیا کہ یہ کبابیر فلسطین سے خبریں منگوا رہے ہیں اور جو بھی باتیں بیان کر رہے ہیں وہ وہاں کی جماعت کے علم میں بھی ہیں، میں نے ان کی بات کو قبول کر لیا کیونکہ اس سے پہلے ان کے جھوٹ کا اور کجی کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ جب وہ یہاں تشریف لے آئے، غزّہ کے یہ دوست، تو تھوڑی دیر بعد ہی فلسطین کی جماعت کی طرف سے ایک بہت زور کا احتجاج موصول ہوا اور انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو جماعت احمدیہ کی خدمت سپرد کی ہے یا کوئی خدمت سپرد کی گئی ہے جس کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں، ان کے بیان کے مطابق، جنہوں نے حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب کے زمانے میں احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا۔ لیکن احمدی ہوتے ہی انہوں نے جماعت کبابیر سے مالی مطالبات شروع کر دیئے۔ جب وہ مطالبات ردّ کر دیئے گئے تو انہوں نے باقاعدہ سے علیحدگی کا اعلان کیا اور عدالت میں حاضر ہو کر یہ بیان دیا کہ میرا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس اعلان کو وہاں ایک اخبار میں شائع کروایا۔ اور ان کے معاملے میں خود حسن عودہ صاحب کے والد بھی وہاں گئے اور تحقیق کے بعد ساری جماعت کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس شخص کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ باوجود علم کے عودہ نے یہ ایک جھوٹا تصوّر پیش کیا کہ ایک نہایت ہی مخلص احمدی جو خدمت کے لئے آمادہ اور تیار اور خواہش مند ہے، اس کو یہاں بلوا لینا چاہیئے۔ بہرحال اسی وقت ان کو فارغ کر کے واپس بھجوا دیا گیا۔ یہ واقعہ جون ۱۹۸۶ء کا ہے یعنی آنے کے چند ماہ بعد ۶ مہینے کے اندر اندر۔ (اور) جب میں نے عودہ صاحب کو بلا کر یہ سرزنش کی کہ آپ نے اتنا واضح جھوٹ بولا۔ ایسا دھوکے سے کام لیا۔ آپ کیسی سلسلے کی خدمت کریں گے؟ تو اس پہ پہلے تو صاف انکار کر دیا کہ میرے تو علم میں ہی نہیں تھا۔ یہ مجھ پہ جھوٹا الزام ہے کہ مجھے علم تھا کہ یہ شخص (منحرف۔ ناقل) ہو چکا ہے۔ جب جماعت کبابیر کے پیش کردہ حقائق سامنے پیش کئے تو ۱۱.۱۲.۸۶ اور پھر ۱۲.۱۲.۸۶ کو تحریری طور پر اپنی غلطی کا اقرار کیا اور یہ بھی لکھا کہ میرے والد صاحب کو بھی اس کے (انحراف۔ ناقل) کا علم تھا۔ اس لئے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور معاف کر دیا جائے۔

یہ ہیں معتمد صاحب جو ان لوگوں کے نزدیک میرے دستِ راست کہلاتے ہیں۔ فوری طور پر ان کی فراغت کا فیصلہ کر کے ان کو واپس بھجوانے کا حکم دیا گیا،

اس پر انہوں نے نہایت عاجزانہ معافی مانگی اور ایک نہایت مخلص عرب دوست کو اپنا سفارشی بنایا اور انہوں نے ایک بہت ہی پُرزور سفارش کا خط لکھا اور کہا کہ یہ عدم تربیت یافتہ ہے۔ غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔ آئندہ سے کبھی اس قسم کی بیہودہ حرکت نہیں کرے گا۔ چنانچہ میں نے ان کے اصرار پر اور کچھ اس لئے کہ ان کے والدین کی میرے دل میں بہت عزت تھی اور ہے۔ وہ دیر سے سلسلے سے بڑے اخلاص سے وابستہ ہیں میں نے اس لئے اس کو معاف کر دیا اور دوبارہ جماعت کی خدمت پر مامور کر دیا۔

ان کے خلاف تین عرب جماعتوں کی رپورٹ :-

ان کے سپرد کام یہ تھا کہ عربوں سے خط و کتابت کریں اور بعض مضامین کے تراجم کریں۔ عربوں کی ہماری تین بڑی جماعتیں ہیں۔ ایک شام میں۔ ایک فلسطین میں اور ایک مصر میں۔ اس کے علاوہ خدا کے فضل سے دوسرے ممالک میں بھی عرب موجود ہیں۔ لیکن کثرت سے نہیں۔ یہاں بھی بہت زیادہ بڑی تعداد میں جماعتیں تو نہیں لیکن فلسطین میں مثلاً بہت بڑی ایک جماعت ہے۔ سارے کا سارا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ تو یہ تین بڑی جماعتیں ہیں جن سے خصوصیت کے ساتھ خط و کتابت کا کام ان کے سپرد تھا لیکن سب سے پہلے شام سے ہمیں اطلاع ملی کہ یہ صاحب ہم سے خط و کتابت کے اہل نہیں ہیں اور بعض ایسی باتیں لکھتے ہیں جو قابلِ اعتراض ہیں اس لئے مہربانی فرما کر ان کو حکم دیا جائے کہ آئندہ آپ کے درمیان ہمارے ساتھ واسطہ نہ نہیں۔ چنانچہ ان کو ۱۹۸۶ء میں ہی ۲۵.۵.۸۶ کو تحریری حکم کے ذریعہ روک دیا گیا۔ بعد ازاں فلسطین کی جماعت کی طرف سے بھی ایسے ہی شدید احتجاجی خطوط موصول ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ان سے اور کام لے لیں لیکن اپنے درمیان اور ہمارے درمیان ان کو تحریر کا رابطہ نہ بنائیں کیونکہ آپ کے نام کا پیڈ استعمال کرتے ہیں اور غلط باتیں لکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے تحقیق کروائی تو دفتر سے بغیر اجازت کے میرا لیٹر ہیڈ اٹھا کر لے گئے تھے اور اس پر انہوں نے خط و کتابت شروع کی ہوئی تھی۔ وہاں سے اس کی فوٹو کاپیز ہمیں ملیں۔ چنانچہ ان کو تحریراً ۱۳-۶-۸۶ کو حکم دیا گیا کہ آئندہ آپ نے فلسطین سے بھی کوئی خط و کتابت نہیں کرنی۔ ہاں اس حکم کے باوجود انہوں نے کہیں کہیں بعض لوگوں کے ساتھ جماعت کی نمائندگی میں خط و کتابت جاری رکھی۔ جماعت چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بیدار مغز ہے اور کسی بات کو وہ چھپا نہیں رہنے دیتی اس لئے ہمیں اطلاعیں ملیں کہ یہ ابھی بھی بعض لوگوں سے خط و کتابت کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو جماعت کا نمائندہ ظاہر کر کے خط و کتابت کرتے ہیں چنانچہ وکیل التبشیر نے پھر ۲۰-۱۰-۸۶ کو اس بات کا سختی سے نوٹس لیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ آپ نے ہرگز فلسطین کے احمدیوں سے جماعت کی نمائندگی میں کوئی خط و کتابت نہیں کرنی۔ پھر ۱۹۸۶ء میں ہی ان کی بعض اور بدعادات ظاہر ہوئیں جن میں سے کچھ تو مالی معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اور تبشیر کو ۱۹.۴.۸۶ اور ۲۱-۱۰-۸۶ کو تحریراً ان کو نوٹس دینے پڑے اور مجھے بھی ان کو سمجھانا پڑا کہ آئندہ اگر آپ نے اس طرح بغیر اجازت کے کوئی خرچ کیا تو میں منظور نہیں کروں گا۔ اب تک میں برداشت کرتا چلا آ رہا ہوں لیکن آئندہ سے یہ نخرے برداشت نہیں ہوں گے۔ اس لئے پہلے تحریری اجازت لیں اپنے افسران سے پھر خرچ کریں۔

پھر اپنے مستقر سے یعنی جس جگہ پر مقرر تھے، وہاں سے بغیر اجازت کے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ چنانچہ ۳۰-۱۲-۸۶ تحریراً انہیں اس بات کی بھی تنبیہ کرنی پڑی۔ یہ پہلے چھ مہینے کے شگوفے ہیں جو انہوں نے یہاں چھوڑے اور جن کے اوپر جماعت نوٹس تو لیتی رہی لیکن ان سے چشم پوشی کا سلوک رہا جس کی وجہ میں نے بیان کی ہے کہ میں چاہتا تھا کہ اس نوجوان کی اصلاح ہو جائے اور جس حد تک محفوظ طور پر اس سے کام لیا جا سکتا ہے اس سے کام لیا جائے۔ ۱۹۸۶ء میں ہی ان کو ایک نہیں بلکہ بار بار یہ تنبیہات بھی کرنی پڑیں کہ آپ اپنے افسران کی نہ صرف حکم عدولی کرتے ہیں بلکہ واضح بدتمیزی سے کام لیتے ہیں اور یہ بات ناقابلِ برداشت ہے اس لئے آپ کو اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

۱۹۸۷ء کے آغاز میں مصر سے بھی احتجاجی خط موصول ہوئے کہ یہ صاحب جو ہم سے خط و کتابت کر رہے ہیں، مہربانی فرما کر ان کو روک لیں۔ آپ اور ذریعہ اختیار کر لیں لیکن ان صاحب کو بیچ میں نہ ڈالیں۔ تو تین بڑی عرب جماعتیں ہیں۔ اور تینوں نے احتجاج کر کے ان کو جماعت کی نمائندگی سے رکوا دیا۔ یہ ہیں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، جن کے اوپر یہ غیر احمدی مُلّاں جو جماعت کے معاند ہیں، بڑی شوخیاں دکھا رہے ہیں اور شیخیاں بگھار رہے ہیں کہ اتنا بڑا معرکہ انہوں نے سَر کیا ہے۔ اس شخص کو انہوں نے قابو کر لیا ہے۔

اب آگے سنیئے! عدم تعاون اور افسران سے نافرمانی کے رویتے کے متعلق وکیل التبشیر نے پھر ان کو ۲۷/۵ کو سختی سے نوٹس دیا کہ آپ اس سے باز نہیں آ رہے اپنے رویئے کو ٹھیک کریں ورنہ ہمیں آپ کو فارغ کرنا پڑے گا۔ ۱۸-۷-۸۷ کو پھر مجھے تنبیہ کرنی پڑی۔ پھر ۳۱-۵-۸۸ کو ان کی بار بار کی کجیوں کی وجہ سے بالآخر جب میں نے سمجھایا اور بہت اچھی طرح قرآن اور حدیث اور سنت کے حوالے دے کر سمجھایا کہ آپ اپنی اصلاح کریں میں بار بار آپ سے عفو کا سلوک محض اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اصلاح ہو جائے لیکن آپ باز نہیں آ رہے۔ اس پر پھر ان کا معافی کا خط ملا جو ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔

رسالہ تقویٰ کی ادارت سے علیحدگی :-

رسالہ التقویٰ کا ان کو مدیر بنایا گیا لیکن رسالہ التقویٰ میں بھی انہوں نے بعض ایسی حرکتیں شروع کیں اور بار بار کی نافرمانیاں شروع کیں کہ جس کے نتیجے میں ۷-۳-۸۹ کو ان کو رسالہ کی ادارت سے بھی فارغ کر دیا گیا۔ یہ ہیں معتمد صاحب جن کے سپرد جو کام کئے بالآخر واپس لینے پڑے یہاں تک کہ رسالہ کی ادارت سے بھی یہ فارغ کر دیئے گئے۔ ایک کام خطبات کے ترجمے کا تھا، وہ یہ صرف کرتے تھے لیکن سیریا (SYRIA) (شام) سے خطبات کے ترجموں کے متعلق بھی احتجاج موصول ہوا اور ایک صاحب ہیں جو انگریزی دان بھی ہیں اور بہت اچھے عربی ادیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ خطبہ! یہاں میں نے اس کی اشاعت روک دی ہے کیونکہ بعض دفعہ مجھے انگریزی کا ترجمہ بھی پہنچا ہے، عربی ترجمہ بھی پہنچا ہے اور مجھے یہ احساس ہے کہ انہوں نے اصل مضمون سے واضح طور پر انحراف کیا ہے اور غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ ان کے ترجمے کے اوپر بھی پھر میں نے دوبارہ ہدایت کی کہ اب کڑی نظر رکھی جائے جب تک پورا ترجمہ ہمارے بعض احمدی علماء جو خدا کے فضل سے عربی کا ملکہ رکھتے ہیں اور یہاں موجود ہیں وہ نظر نہ ڈال لیں، اس وقت تک ان کے ترجمے کو بھی اب استعمال نہ کیا جائے۔

ان کے خلاف کمیشن کا تقرر:۔

یہ ۷ر مارچ ۱۹۸۹ء کا واقعہ ہے یہ آخری کام جب ان سے واپس لے لیا گیا تو پھر انہوں نے بعض اور پرزے نکالنے شروع کئے، جن پر ہم براہِ راست اس طرح تو نظر نہیں رکھ سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے یہ اطلاعات بھجوانے کا انتظام فرما دیا کہ اس کے بعد انہوں نے اپنے بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ یہ پروپیگنڈہ شروع کیا بعض نو احمدیوں میں کہ یہ جماعت جو ہے، یہ پاکستانیت کو دوسروں پر مسلط کر رہی ہے۔ اس واسطے RACIALISM کا بہانہ بنا کر جن لوگوں سے انہوں نے دیکھا کہ کچھ توقع ہے کہ وہ ہاں میں ہاں ملائیں گے۔ ان سے پھر یہ بات کرنا شروع کی اسی تین مہینے کے عرصے میں کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق مجھے شک ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اور اسی رنگ میں ان کو انہوں نے بدکانا شروع کیا۔ جب اسکی اطلاع جون میں یعنی تین مہینے کے اندر اندر ایک ایسے شخص کے ذریعے پہنچی جو پوری طرح گواہ بن گیا جس نے تحریری طور پر یہ اطلاع دی کہ مجھ سے اس نے یہ باتیں کی ہیں تو اس پر ان پر کمیشن مقرر کیا گیا جس کے صدر ایک نہایت مخلص عرب مصری احمدی تھے۔ بشیر خاں صاحب رفیق اس بورڈ کے ایک ممبر تھے اور عبدالحمید عبدالرحمٰن، ماریشس والے بھی اس کے ایک ممبر تھے۔ انہوں نے متفقہ طور پر یہ رپورٹ پیش کی کہ یہ شخص منافق ہے۔ جھوٹ بولتا ہے اور ہرگز اس لائق نہیں کہ ایک منٹ بھی اس کو جماعت کے کسی کام پر رکھا جائے۔ اس لئے ہم متفقہ سفارش کرتے ہیں کہ جبکہ اس کے جرائم ثابت ہیں اور بار بار کی مغفرت اور عفو کے سلوک نے ایک ذرہ بھی اصلاح پیدا نہیں۔ اس لئے اس کو فوری طور پر فارغ کر دینا چاہیئے۔

۶/۷ کو میں نے کمیشن مقرر کیا ہے اسی روز ۶/۷ کو انہوں نے تحریری طور پر مجھے لکھا اور یہ خط ہمارے پاس محفوظ ہے کہ

میں بہت شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا، نہ علمائے سلسلہ سے بات کی.....

تحریر تو لمبی ہے یہ ایک فقرہ یاد رکھنے کے لائق ہے تاکہ میں اس پر بعد میں تبصرہ کر سکوں۔ اخبارات میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مجھے بڑی مدت سے شکوک پیدا ہو رہے تھے۔ جب میں، میرا نام لے کر کہ اس کے سامنے ان کو پیش کرتا تھا تو وہ تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے تھے بالآخر میں نے آمنے سامنے کر کے چیلنج کیا کہ یہ جماعت جھوٹی ہے اور اس کے باوجود وہ جب مجھے مطمئن نہ کر سکے میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں جماعت کو چھوڑ دیتا ہوں اور یہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ۶-۷-۸۹ کا ہے کہ میں شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا نہ علمائے سلسلہ سے بات کی..... اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا بڑا معرکہ مارا گیا ہے جو ایسے شخص کو جو اپنی تحریر سے واضح طور پر قطعی جھوٹا ثابت ہے اور بددیانت ثابت ہے اور منافق ثابت ہے اس کو انہوں نے جیت لیا ہے۔

رہا منظور چنیوٹی صاحب کا یہ دعویٰ کہ میری تبلیغ سے یہ مشرف بہ اسلام ہوا ہے تو اس تحریر سے ہی ثابت ہے کہ کس حد تک وہ ان کی تبلیغ سے مشرف بہ اسلام ہوا ہے حیرت انگیز بات ہے۔ جماعت جو کچرا باہر پھینکتی ہے اس کو یہ سینے سے لگا لیتے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہماری فتح ہوئی، ہمارا غلبہ ہوا۔

منظور چنیوٹی کے مباہلے کی حیثیت:۔

اب میں منظور چنیوٹی صاحب کے مباہلے کی حیثیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں اسی شخص کے تعلق میں۔ مولانا منظور چنیوٹی صاحب ۲۲-۱۱-۸۹ کو یعنی پچھلے مہینے کی ۲۲ر تاریخ کو یہ اعلان کرتے ہیں جو پاکستان کے اخباروں میں شائع ہوا۔ میں نے یہ اقتباس نوائے وقت سے لیا ہے۔

"مرزا طاہر احمد نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دعوتِ مباہلہ دی تھی، (الفاظ غور کے لائق ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دعوتِ مباہلہ دی تھی) اس کا پہلا نتیجہ حسن عودہ ہے"

جو دعوتِ مباہلہ ۱۰ر جون ۸۸ء کو پچھلے سال دی گئی تھی اور اس کا سال ۹ر جون ۸۹ء کو ختم ہو رہا تھا، اس لئے وہ سارے ملاں جھوٹے ہو گئے ان کے نزدیک جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس عرصے میں ہماری تائید میں نشان ظاہر ہوئے ہیں اور مرزا طاہر احمد اور جماعت کی تائید میں کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا اور اس مباہلے کی تاریخ گذرنے کے پانچ مہینے بعد منظور چنیوٹی صاحب اعتراف کر رہے ہیں کہ پہلا نشان ظاہر ہوا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ جس وقت یہ اقرار ہے، اس سے پہلے خود ان کے ذاتی مباہلے کی تاریخ ۱۵ر ستمبر کو ختم ہو چکی تھی۔ لیکن بہرحال اس کا (انحراف۔ ناقل) تو چونکہ اس سے پہلے کا ہے (انحراف۔ ناقل) بھی نہیں کہنا چاہیئے۔ اس کی تفصیل میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان صاحب کو جب ہم نے فارغ کیا ہے اور حکم دیا کہ یہاں سے واپس چلے جائیں تو اس وقت یہ سزا پانے کے بعد جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ ہمارے رد کرنے کے بعد گئے ہیں۔ اس لئے اس (انحراف۔ ناقل) کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہوا کرتی۔ جس کو آپ نکال کر باہر پھینک دیں اس کا (انحراف۔ ناقل) کیا اور عدم (انحراف۔ ناقل) کیا۔ جس کو ہم نے قبول ہی نہیں کیا جس کی بیعت ہی فسخ کر دی، اس کا بعد میں یہ کہنا کہ میں (منحرف۔ ناقل) ہوں۔ یہ بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہے۔

اب یہ اچھا اعلان ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دعوتِ مباہلہ دی تھی، اس کا پہلا نتیجہ حسن عودہ ہے..... کیا نتیجہ ہے یہ؟ کتنا عظیم الشان عالمگیر نشان ان کے حق میں ظاہر ہوا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے حق میں تو یہ سال ایسا رحمتوں اور برکتوں کا سال گذرا ہے کہ یوں لگتا تھا کہ ایک لیلۃ القدر ہے جو سارے سال پر پھیل گئی ہے پہلا سال ہے جس میں کم و بیش ایک لاکھ بیعتوں کا تخمینہ ہے۔ اس میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں اور باقی وقت ابھی باقی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے ایک لاکھ تک احمدی ہو چکے ہوں گے یعنی اس سال کے۔ اور سینکڑوں علماء ہیں سینکڑوں جو اپنی (ربوت الذکر۔ ناقل) اور اپنی جماعتوں سمیت داخل ہوئے ہیں اور وہ اپنے ہاں "مَرْجُوْ" لوگ تھے، ان سے اعلیٰ توقعات تھیں۔ علاقے میں اچھی شہرت رکھنے والے لوگ تھے۔ ایسے نیک تھے کہ جب انہوں نے اعلان کیا کہ جماعت سچی ہے تو ساری قوم ان کے ساتھ آئی ہے اور اس کے مقابل پر یہ پہلا نشان ان کے حق میں ظاہر ہوا ہے۔

منظور چنیوٹی کے جھوٹ کا نشان:۔

اور آگے سنئے! اب میں اسی نشان کو منظور چنیوٹی صاحب کے جھوٹا ہونے کے نشان کے طور پر پیش کرتا ہوں، حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کے سامنے جب عبداللہ آتھم نے بعض لولے لنگڑے پیش کئے تھے کہ ان کو اچھا کر کے دعویٰ مسیحیت کی صداقت کا ثبوت دو، تو حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) نے انہیں لولے لنگڑوں کو ان کے سامنے واپس پیش کر دیا تھا کہ میری صداقت کا ثبوت تو بعد میں آئے گا تم پہلے اپنی مسیحیت کی سچائی کا ثبوت دے دو۔ تو میں بھی (یہ) لولا لنگڑا جو انہوں نے میرے حضور پیش کیا ہے، میں واپس مولانا کے پاس بھیجتا ہوں کہ اب اس کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر ظاہر کر کے دکھا دیں۔ دنیا کو بتا دیں کہ کس طرح یہ شخص آپ کی صداقت کا نشان ہے۔

منظور چنیوٹی صاحب نے ۲۱-۶-۸۸ کو اعلان کیا کہ (یہ اخبار کی خبر ہے، روزنامہ امروز میں ۲۱-۶-۸۸ کو شائع ہوئی۔ میں ان کے الفاظ میں پڑھتا ہوں)

"مولانا منظور احمد چنیوٹی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا چیلنج مباہلہ قبول کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مرزا طاہر احمد کے باپ، دادا اور بھائی کو دعوت مباہلہ دی تھی۔"

اب میں پوچھتا ہوں کہ اپنے اس نئے چیلے سے گواہی لیں کہ کیا آپ نے کبھی میرے دادا کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ اگر یہ گواہی دے دے تو وہ سارے عرب احمدی جن کو یہ پھسلانے کی ناکام کوشش کر چکا ہے اس پر لعنت ڈالیں گے اور کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ وہ تو پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ جب حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) وفات پا چکے تھے۔ اس نے کہاں سے حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کو مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ اس لئے ایک یہ گواہی اس سے لے کے دکھائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر منظور چنیوٹی صاحب نے اعلان کیا۔ جو جنگ لندن ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو شائع ہوا کہ
"اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا، قادیانی جماعت زندہ نہیں رہیگی"۔
اپنے اس مباہلے کے نشان سے یہ گواہی دلوا دیں کہ آج واقعی دنیا میں کہیں احمدی جماعت کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔

پھر ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء کو خود ہی اس اعلان کو یاد کر کے ان کو خیال آیا کہ یہ تو دنیا کہے گی تم جھوٹے ہو گئے تو میں کیوں نہ اعلان کر دوں کہ جماعت ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء کو ملت میں یہ خبر شائع ہوئی کہ منظور چنیوٹی صاحب نے بیان دیا ہے کہ

"سلطنتِ برطانیہ کی طرح جماعت احمدیہ کا سورج بھی غروب ہو چکا ہے، کسی ملک میں اس کا کوئی وجود نہیں۔"

اب اپنے اس نئے چیلے سے جو خدا نے آپ کو نشان کے طور پہ دیا ہے، یہ گواہی لے دیں کہ دنیا کے کسی ملک میں احمدیت کا کوئی وجود نہیں رہا اور اپنے والدین اور اپنے دیگر بزرگوں کے متعلق خصوصیت سے گواہی دیں کہ ان کا کیا حال ہے۔

پھر اخبار میں ان کا اعلان شائع ہو گیا ہے کہ مولوی جو یہ کہتے تھے کہ ۶۰۰ احمدی، اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔ اس کے متعلق جب اخبار نویس نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا۔ نہیں۔ ایک بھی احمدی فلسطین میں اسرائیلی فوج میں نہیں ہے۔ اور یہ اعلان کر کے منظور چنیوٹی کے جھوٹے ہونے پر مہرِ ثبوت پہلے ہی ثبت کر چکے ہیں۔

ایک جھوٹی بات تو ایسی ہے جس کا شاید یہ کہیں کہ مجھے علم نہیں مگر بہرحال آپ کی دلچسپی کے لئے بیان کر دیتا ہوں۔ یہ اعلان ان کا جنگ لندن ۳۰ جولائی ۸۶ء میں شائع ہوا تھا کہ

"یہ بات سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے کہ ربوہ میں حکومتِ پاکستان کے افسروں نے چھاپہ مار کر اسلحہ کے بے شمار ذخائر کا سراغ لگالیا ہے۔"

اس لئے یہ بھی میں نے رکھا تھا کہ ان سے پوچھوں مگر چونکہ اس کا تعلق ربوہ سے ہے اس لئے کہیں گے کہ مجھے علم نہیں۔ منظور چنیوٹی صاحب کسی وقت ثابت کر دیں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کے اوپر ایک یہ بہتان باندھا کہ "قادیانی عرصہ دراز سے یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے اور اس کے بعد کوئی صدی نہیں ہے" جو پروپیگنڈہ خود مولوی کیا کرتے تھے۔ وہ جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر دیا۔ اب یہ صاحب، حسن عودہ صاحب، اپنے اس نئے پیر کے حق میں گواہی دیں۔ کہ ہاں میں بھی یہی پروپیگنڈہ کیا کرتا تھا اور میرا یہی ایمان تھا۔

پھر منظور چنیوٹی صاحب نے یہ اعلان کیا کہ "مجاہد اسلام اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلے میں مرزا طاہر کو شاملِ تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو ۶ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے۔ اگر ان ۶ میں ملزم برآمد نہ ہو تو ہم سرِ بازار گولی کھانے کو تیار ہیں"، تو عودہ صاحب سے گواہی لیں کہ ہاں آپ نے بالکل سچ فرمایا تھا اور بہت سچے آدمی ہیں اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مرزا طاہر احمد نے اس کو اغواء کروا کے قتل کروا دیا تھا۔ عودہ صاحب کی گواہی تو بعد میں آئے گی اس سے پہلے ان کے ایک سابق یار اور اسی قماش کے ایک مولوی کا بیان میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں، جن کا نام مولانا اللہ یار ارشد صاحب ہے مساوات لاہور ۴ نومبر ۱۹۸۸ء کو (یہ اس سے کچھ پہلے کا عرصہ ہے جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میرے حق میں عظیم الشان نشان ظاہر ہو چکا ہے) جو ان کے حق میں نشان ظاہر ہوا تھا وہ وہاں ہوا تھا یہاں نہیں ہوا۔ وہ نشان یہ تھا کہ اللہ یار ارشد صاحب نے اعلان کیا کہ

"مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ختم نبوت کے نام کو بیچ کر قوم سے ووٹ حاصل کئے اور پنجاب اسمبلی میں جو مذموم کردار ادا کیا، وہ پوری ملتِ اسلامیہ کے لئے رسوائی کا سبب بن گیا۔ (پوری ملتِ اسلامیہ کے لئے رسوائی کا سبب بنا)۔ انہوں نے کہا کہ یہ شخص مذہب کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے اور فتویٰ بازی اس کا مشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کے ساتھ یہ دھوکہ بازی ہم ہرگز نہیں چلنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹ اس کا مشن ہے، دھوکہ اس کا پیشہ ہے۔ پنجاب اسمبلی میں معافی مانگ کر اس شخص نے ختم نبوت کے پروانوں کے سروں کو جھکا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے نام پر قوم سے چندہ بٹور کر اُس نے اپنی ذاتی جاگیر اور ڈیرے بنائے ہوئے ہیں۔" (مساوات لاہور۔ ۴ نومبر ۱۹۸۸ء)

یہ ہے نشان مباہلے کا۔ اس نشان کو چھپا گئے ہیں اور جو نشان بنتا ہی نہیں، اگر بنتا ہے تو اور رنگ میں یعنی ان کے مباہلہ ہارنے کا نشان بنتا ہے۔ اس کو یہ اپنے حق میں پیش کر رہے ہیں۔

اب میں کچھ اور امور مختصراً منظور چنیوٹی صاحب کو یاد کرواتا ہوں تا کہ اپنے اس مرید سے وہ کچھ گواہیاں لے کر اپنے حق میں شائع کروا دیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مباہلہ جس کو انہوں نے قبول کیا، جس کے نتیجے میں یہ کہتے ہیں کہ عودہ مجھے ایک نشان کے طور پہ ملا ہے۔ اس مباہلے میں بہت سی باتیں میں نے پیش کی تھیں کہ علماء سراسر جھوٹے الزام جماعت پر لگاتے ہیں۔ بالکل جھوٹ ہے۔ خدا گواہ ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے بعد میں نے اس مضمون کو ختم کیا۔ اس میں سے چند الزامات آج میں مثال کے طور پہ دھرا رہا ہوں، چونکہ منظور چنیوٹی صاحب نے اس مباہلے کو قبول کیا ہوا ہے۔ اس لئے اب ان کا فرض ہے کہ ان کے نزدیک جو ان کے حق میں نشان ظاہر ہوا ہے اس سے ان باتوں میں گواہی لے لیں۔

اس میں لکھا ہوا تھا کہ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) نعوذ باللہ خدا تھے۔ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق خدا کا بیٹا تھے۔ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق خدا کا باپ تھے۔ یہ تین الزام جو مولوی جماعت پہ دھرتے ہیں۔ یہ میں نے مباہلے میں ذکر کئے ہیں۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر اس بات کو ختم کیا۔

اب یہ اپنے اس نئے چیلے سے گواہی لے کر بتائیں کہ جب تک یہ شخص ان کے نزدیک توبہ کر کے "مشرف بہ اسلام" نہیں ہوا۔ کیا اس کا حضرت (بانیٔ سلسلہ ۔ ناقل) کے متعلق یہی عقیدہ تھا کہ آپ خدا تھے، خدا کا بیٹا تھے، خدا کا باپ تھے اور کیا اس کے باقی عزیزوں اور رشتہ داروں کا، اس کے والدین کا اب تک یہی عقیدہ ہے۔

پھر اس میں ایک الزام یہ بھی درج تھا کہ" جماعت احمدیہ کے نزدیک تمام انبیاء سے حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) حتیٰ کہ بشمول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل اور برتر تھے"۔ اب چنیوٹی صاحب اپنے اس مرید سے گواہی لیں کہ واقعۃً اس کا "مشرف بہ اسلام" ہونے سے پہلے یہی عقیدہ تھا اور کیا اس کے عزیزوں اور بزرگوں کے اب تک یہی عقائد ہیں۔

پھر اس میں ایک یہ الزام درج تھا کہ" ان کی عبادت کی جگہ عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے"۔ اب یہ اس گواہ سے گواہی لے کر بتائیں کہ واقعۃً جب تک یہ "مشرف بہ اسلام" نہیں ہوا۔ اس وقت تک اس کا یہی عقیدہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی عبادت گاہیں عظمت اور احترام کے لحاظ سے خانہ کعبہ کے برابر ہیں۔

پھر ان الزامات میں ایک یہ بھی تھا کہ "بانی سلسلہ احمدیہ نے تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پہ احمدیوں کی کتاب تذکرہ ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں۔" پوچھیں اب اس گواہ سے کہ اعلان کرے چنیوٹی صاحب کی صداقت کا کہ ہاں واقعۃً ہیں.... اس کو یہ اعلان اب کرنا چاہیئے کہ جب تک میں منظور چنیوٹی صاحب کے ہاتھ پہ تائب ہو کر مشرف بہ اسلام نہیں ہوا، میرا یہی عقیدہ تھا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ تشریعی نبی ہیں اور نئی شریعت لے کر آئے ہیں اور وہ نئی شریعت کی بھی نشاندہی کرے کہ کون سی نئی شریعت لے کر آئے ہیں۔ اور پھر یہ بھی بتائے کہ ہاں میرے والدین اور میرے دیگر بزرگ ابھی تک اسلام کے سوا اس نئی شریعت پر کاربند ہیں۔

پھر یہ بھی دعویٰ تھا کہ احمدیوں کا کلمہ الگ ہے۔ مسلمانوں والا نہیں وہ کلمہ پڑھ کر سنائے اعلان کرے چنیوٹی کے حق میں کہ ہاں یہ سچ کہا کرتا تھا اور واقعۃً کلمہ الگ ہے اور یہ کلمہ میں پڑھا کرتا تھا اور یہی کلمہ میرے بزرگ آج تک پڑھتے ہیں۔

پھر اس میں یہ الزام شامل تھا کہ "جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں یعنی جب ظاہراً پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں" اب یہ اس نشان سے گواہی لیں اور اس کا اعلان شائع کریں کہ یہ جب تک "مشرف بہ اسلام" نہیں ہوا، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جب کلمہ میں پڑھتا تھا، اگر پڑھتا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہمیشہ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیا کرتا تھا اور اس کے بزرگ آج تک یہی کام کرتے ہیں۔

پھر اس میں یہ الزام تھا کہ "احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قرآن کا خدا ہے" گواہی دے اب یہ نشان کہ واقعۃً" جب تک میں نے توبہ نہیں کی میرا خدا وہ خدا نہیں تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کا خدا ہے۔

پھر یہ الزام تھا کہ "قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ ملائک نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے" یہ اب اعلان کرے کہ ہاں واقعۃً" میں گواہ ہوں۔ میں نے بطور قادیانی کے ایک مدت گزاری۔ میرا تصور ملائکہ کا بھی بالکل اور تھا اور قرآن و سنت میں وہ تصور نہیں ملتا۔

ایک الزام یہ بھی تھا کہ "نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ مرزا طاہر احمد نے اسرائیل کا دورہ کیا۔" یہ اب وہ تاریخیں بتائے ورنہ اعلان کرے کہ منظور چنیوٹی جھوٹا ہے۔ الف سے آخر تک جھوٹا ہے۔ وہ سراسر جھوٹی، جھوٹے وعدوں پر مبنی باتیں تھیں جن کو سچا بیان کرتے ہوئے اس نے مباہلے کو قبول کیا ہے۔ اب اس کی شرافت، اس کے اخلاق، اس کی سچائی کا بھی امتحان ہو جائے گا۔ اگر خدا کے خوف کا کچھ ایک بیج بھی اس میں باقی ہے تو کسی قیمت پر خدا کی اس لعنت کو قبول نہیں کرے گا کہ بر سر عام کھڑے ہو کر یہ اعلان کرے کہ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو احمدیوں کے عقائد میں شامل ہیں۔ جو میرے بھی عقیدے ہوا کرتے تھے، جو آج تک میرے ماں باپ کے عقیدے ہیں اور اگر اس میں شرافت کا بیج ہے تو پھر اس کا یہ فرض ہے کہ اب اعلان کرے کہ اے میرے نئے استاد! اے میرے نئے پیر! میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو چھوڑ کر جو تیرے ساتھ، تیرے دامن کو پکڑا ہے اور تیرے پاؤں کو چھوا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ تو سر تا پا جھوٹ ہے۔ تیری ہر بات جھوٹی، تیرا ہر دعویٰ جھوٹا ہے! اور جماعت احمدیہ کے متعلق جو تو آج تک اعلان کرتا آیا ہے اور تشہیر کرتا آیا ہے، میں گواہ ہوں کہ اس میں سے ایک ایک لفظ جھوٹا تھا اور اس میں سچائی کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ اب اس ٹولے لنگڑے سے یا گواہی لیں یا اس کو چھپالیں۔ تیسرا اور کوئی حل اس کا مجھے نظر نہیں آتا۔ اگر ان کے نزدیک کوئی حل ہے تو وہ پیش کر کے دکھائیں۔

پس جس نشان کو انہوں نے اپنی صداقت کا نشان بنا کے پیش کیا ہے، تمام دنیا کی جماعت اس بات پر گواہ ہو گئی ہے اور اب تمام دنیا اس بات پر گواہ ٹھہرے گی عودہ کے REACTION کے بعد کہ ہاں منظور چنیوٹی جھوٹا نکلا اور یہ نشان اس کے حق میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے جھوٹ کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہے۔

اگر یہ شخص اس عرصے میں، تھوڑے عرصے میں ہی اپنی بدنصیبی اور بدبختی میں اتنی ترقی کر چکا ہے کہ ان ساری باتوں پر صاد کر دے گا اور کہہ دے گا کہ ہاں میرا یہی عقیدہ ہوا کرتا تھا اور میرے ماں باپ کا یہی عقیدہ ہوا کرتا تھا۔ تب بھی منظور چنیوٹی کے اوپر یہ لعنت پڑ جائے گی کیونکہ جن عرب احمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس کو استعمال کیا جا رہا ہے وہ سارے اس پر اور اس کے نئے مرشد پر لعنتیں ڈالیں گے۔ وہ کہیں گے کہ جھوٹ بولتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ ہم گواہ ہیں اور دنیا کے ایک کروڑ احمدی گواہ ہیں کہ ہرگز جماعت احمدیہ کے یہ عقائد نہیں تھے اور جماعت احمدیہ کو ازراہِ ظلم و تعدی محض افتراء کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو مطمئن ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم الشان سال میں اگر کوئی نشان ظاہر ہوا ہے تو بار بار جماعت احمدیہ کی صداقت کا نشان ظاہر ہوا ہے۔ اگر خدا کی طرف سے آسمان سے کوئی روشنی اتری ہے تو وہ جماعت احمدیہ کی صداقت کو روشن تر کر کے دکھانے کے لئے اتری ہے۔ اگر فضل نازل ہوئے ہیں تو احمدیوں کے کاشانوں پر فضل نازل ہوئے ہیں۔ احمدیوں کے شانوں پر فضل نازل ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور اس تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے کہ اس کی پہلے کبھی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ یہ نشان ہیں جو حقیقتاً" خدا کی طرف سے ظاہر ہوئے ہیں اور جو نشان اس کے برعکس بتائے جا رہے ہیں وہ دراصل ہمارے دشمن کی ذلت کے نشان ہیں۔ اس کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

خبریں

ملکی خبریں

● وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک جاپانی روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ جمہوریت اور معیشت کے استحکام کیلئے طویل المعیاد اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ افغان مسئلے کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ افغان عوام کی طرف سے مسترد کئے جانے والے کسی شخص کی حمایت نہیں کریں گے۔

● اقتصادی رابطہ کمیٹی کا اجلاس جو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی صدارت میں منعقد ہوا اس میں سونے کی درآمدی ڈیوٹی میں ۲٪ کمی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسکے علاوہ قرضوں کی وصولی کیلئے سٹیٹ بنک کے گورنر کی سربراہی میں کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

● سائنس اور ٹیکنالوجی کے وفاقی وزیر نے بتایا کہ وفاقی حکومت نے ایک نیا ادارہ سائنٹفک اینڈ ٹیکنالوجیکل ڈویلپمنٹ کارپوریشن قائم کیا ہے۔ جس سے عوام سائنس اور ٹیکنالوجی کے ثمرات سے مستفید ہوں گے۔

● وفاقی حکومت نے بلوچستان سے سونا قیمتی دھاتیں اور پتھر تلاش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس پر چھ ہزار ملین روپے لاگت آئے گی۔ اور اس سلسلے میں چین سے معاہدہ طے پا گیا ہے۔ یہ بات پیٹرولیم اور قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے اسلام آباد میں اخبار نویسوں سے غیر رسمی بات چیت کرتے ہوئے بتائی۔

● محکمہ موسمیات کیمطابق ملک کے چاروں صوبوں سے بارش کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جسکا حال ہی میں بوئی گئی گندم کی فصل پر بہت اچھا اثر ہونے کی توقع ہے

● حکومت پنجاب نے ڈپٹی کمشنروں کو کوئی بھی اخبار اور رسالہ بند کرنے کے اختیارات دے دیئے ہیں اور کہا ہے کہ ملکی سلامتی کے خلاف خبریں شائع کرنے والے جریدے کے خلاف کارروائی کی جائے۔ یہ کارروائی سولہ ایم پی او کے تحت کی جا سکے گی۔

● وزیرِ داخلہ چوہدری اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ اب پاکستانی مردوں کی طرح غیر ملکیوں سے شادی کرنیوالی پاکستانی خواتین انہیں اپنے وطن کی شہریت دلا سکیں گی۔

غیر ملکی خبریں

● امریکی فوجیوں نے پانامہ سٹی میں تمام اہم مقامات کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور فوجی لیڈر جنرل نوریگا کی تلاش جاری ہے۔ امریکہ نے جنرل نوریگا کے ٹھکانے کی اطلاع دینے والے کو دس لاکھ ڈالر انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ پانامہ سٹی کی بعض شاہراہوں پر جنرل نوریگا کے حامیوں اور امریکی فوجوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے پانامہ میں فوجی کارروائی بدھ کی رات شروع ہوئی جب امریکی صدر جارج بش نے فوجوں کو حکم دیا کہ وہ جنرل نوریگا کو گرفتار کرنے کیلئے کارروائی کریں۔ گذشتہ ہفتہ اپنی قائم کردہ نیشنل اسمبلی کی طرف سے صدر نامزد ہونے کے بعد جنرل نوریگا نے امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا۔ مارگریٹ تھیچر نے اس امریکی کارروائی کی بھرپور حمائت کی ہے۔ اس سے پہلے پانامہ کے فوجیوں کے ایک دستے نے جیپ پر سوار بعض امریکی فوجیوں پر حملہ کیا ان کی فائرنگ سے ایک امریکی فوجی ہلاک ہو گیا تھا۔ اس فوجی کارروائی جس میں ۲۲ ہزار امریکی فوجی حصّہ لے رہے ہیں۔ گیارہ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

● رومانیہ میں خونریز ہنگاموں کے بعد ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ میں رومانیہ کے سفارت خانے کے باہر ہزاروں لوگوں نے مظاہرین کے قتل عام پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے اس سے پہلے سفارت خانے کے حکام کو اس سلسلے میں ایک عرضداشت پیش کرنے کی کوشش کی مگر حکام نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

● امریکی وزیرِ خارجہ نے ہنگری کی پارلیمنٹ سے تقریر کرتے ہوئے رومانیہ میں حکومت کی طرف سے حالیہ تشدد کے واقعات پر گہرے افسوس اور رنج کا اظہار کیا ہے جس میں گذشتہ اتوار کو ۲۰۰۰ افراد کا قتل عام کیا گیا تھا۔ چاؤ شسکو ایران کا تین دن کا دورہ مکمل کر کے واپس رومانیہ پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ریڈیو اور ٹیلی وژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ دہشت پسند گروپ حکومت کیخلاف مظاہرے کروا رہا ہے انہوں نے کہا کہ فوج نے مظاہرین پر قابو پانے کیلئے بہت تحمل سے کام لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

فخر الحق شمس

حافظ مبین الحق صاحب شمس

اس دن آپ بڑے اہتمام سے تیار ہوئے۔ سفید رنگ کا صاف سوٹ نکالا اور پہنا۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ اتنی تیاری کس لئے تو کہا کہ آج میں نے اپنے آقا قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے جانا ہے۔ چنانچہ محلہ کے دوسرے احباب کے ساتھ اجتماعی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ انتظار گاہ میں سب سے پیچھے بیٹھ گئے اور اپنے آقا کے رونق افروز ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ ان دنوں آپ کی صحت ٹھیک نہیں تھی۔ ڈاکٹر نے آرام کرنے کا کہا تھا لیکن جب حضور سے ملاقات کا سنا تو اپنی تکلیف بھول کر اپنے آقا کو ایک نظر دیکھنے کے لئے حاضر ہو گئے۔ جب حضور پُر نور تشریف لائے تو سب کے ساتھ احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضور پُر نور نے طائرانہ نظر سب پر ڈالی۔ جب آپ پیچھے بیٹھے نظر آئے تو آپ نے مسکرا کر فرمایا میرے بچپن کے دوست پیچھے کیوں بیٹھے ہیں۔ آگے آئیے۔ الامر فوق الادب کے مطابق آپ نے حکم کی تعمیل کی اور آگے آ گئے۔

یہ تھی محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کے فرزندِ اکبر اور میرے والد صاحب محترم حافظ مبین الحق شمس کی اپنے آقا سے آخری ملاقات بعد میں جس کا تذکرہ آپ بڑے فخر سے کیا کرتے تھے۔ خاکسار نے بچپن میں آپ سے قرآن کریم پڑھا۔ خاکسار کو وقف کرنے کا خیال آپ کے دل میں شروع سے ہی تھا آپ نے ہم سب بہن بھائیوں کی تربیت نہایت اعلیٰ طریقے سے کی اور دین کی محبت اور خدمت کرنے کا جذبہ بچپن سے ہی ہمارے دلوں میں بھر دیا تھا۔ گو خاکسار کو آپ کے ساتھ رہنے کا بہت زیادہ موقعہ نہیں ملا۔ لیکن آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی دعاؤں اور خواہش کے مطابق خاکسار آج خدا تعالیٰ کے فضل سے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طور پر فرائض انجام دے رہا ہے۔

آپ کی خود نوشت داستان جو آپ نے اپنی ڈائری میں لکھی اس سے آپ کے بچپن کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ آپ ۷ نومبر ۱۹۰۹ء کو سہارن پور میں اپنے دادا کے مکان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب محترم میاں محمد یامین صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد بیعت کی اور مستقل قادیان تشریف لے آئے۔ آپ نے ۱۹۱۴ء میں قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب سے قاعدہ عربی یسرنا القرآن پڑھنا شروع کیا۔ آپ اپنے بچپن کے واقعات بیان فرمایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو بیت الاقصیٰ میں ایک نیم کے درخت کے سہارے کھڑے ہو کر درس دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۱۷ء میں آپ نے حضرت حافظ سلطان حامد صاحب ملتانی سے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ ان دنوں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث بھی قرآن کریم حفظ کر رہے تھے۔ آپ کو حضور کے ساتھ قرآن کریم حفظ کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ان کے علاوہ ان دنوں مکرم فیض اللہ صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب جلد ساز بھی قرآن کریم حفظ کر رہے تھے۔ یہاں یہ قابل ذکر بات ہے کہ والد صاحب نے قرآن کریم حفظ کرنے کے سلسلے میں پہلا سبق حضرت حافظ روشن علی صاحب سے لیا تھا۔ اس کے بعد حافظ سلطان حامد صاحب سے سبق لیتے رہے۔ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ ۱۹۲۱ء میں قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا۔ آپ بچپن میں اکٹھے کھیلتے تھے اور اکثر اکٹھے سیر کو جاتے تھے۔ بعض دفعہ میرے دادا جان محترم میاں محمد یامین صاحب کہیں باہر جاتے تو آپ کو حضرت اماں جان کے پاس چھوڑ جاتے تھے۔ حضرت اماں جان کمال شفقت سے آپ کو اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلایا کرتیں اور بہت پیار کرتیں۔

ابتداء میں آپ قادیان میں ہی تعلیم پاتے رہے۔ چھوٹی عمر میں ہی ملازمت شروع کر دی۔ حضرت فضل عمر کے ارشاد پر امرتسر میں ڈرافٹسمین کا کام شروع کیا اور حسنِ کارکردگی کی وجہ سے ترقی کر کے ہیڈ اسٹیمیٹر بن گئے۔ جب پاکستان بنا تو کراچی آ گئے۔ اس کے بعد راولپنڈی میں ملازم رہے اور ۱۲ سال تک بڑی محنت اور دیانت سے کام کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل ربوہ سکونت اختیار کر لی۔

والد صاحب نے اپنی ملازمت کے دوران امرتسر، دہلی، کراچی اور راولپنڈی قریباً پینتیس سال گذارے۔ ملازمت پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے مرکزی محکمہ میں کی تھی۔ اس محکمہ میں کام کرنے والے احباب جانتے ہیں کہ رشوت کتنی لی اور دی جاتی ہے لیکن احمدیت کی برکت سے رشوت لینے سے ہمیشہ بچتے رہے اور اپنی مقررہ تنخواہ پر ہی قناعت کی۔

آپ بہت نیک، مخلص، مہمان نواز اور دعا گو تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ مختلف مکتبہ فکر کے دوست احباب آپ کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ آپ جس مجلس میں بھی بیٹھتے اپنی شستہ گفتگو سے ہر شخص کا دل موہ لیتے۔ اپنی گفتگو میں ہلکا پھلکا مزاح بھی پیدا کر لیتے آپ کی طبیعت سادہ ہونے کے باعث ہر کام میں سادگی جھلکتی نظر آتی طبیعت میں نفاست تھی۔ امارت اور غربت کا اثر لینے والے نہ تھے۔ بڑے اور چھوٹے کے حقوق پہچاننے والے تھے۔ طبیعت میں کسی قسم کا لالچ اور چھوٹا پن نہ تھا۔ استغنا تھا۔ ہر قسم کی حرص سے بالا تھے اور نماز اور روزہ میں بڑی باقاعدگی تھی۔ اپنے اہل و عیال کو نمازوں کی پابندی لازمی کرواتے اور اکثر نماز باجماعت کی اہمیت پر زور دیتے رہتے

دادا جان محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان نے اپنی وفات کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ "میرے بعد تم احمدی جنتری شائع کرتے رہنا"۔ چنانچہ والد صاحب نے تادم حیات اس وصیت پر عمل کیا۔ اور بارہ سال تک برابر احمدی جنتری شائع کرتے رہے یہ جنتری جو کہ مذہبی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی تھی اسے آپ بڑی محنت سے تیار کرتے تھے۔ بعض اوقات فروخت کرنے کے لئے دوسرے شہروں میں خود تشریف لے جاتے۔ آخری وقت میں بیماری کی پرواہ بھی نہ کی اور رات گئے تک جنتری کا مسودہ تیار کرتے رہے۔ اس کے علاوہ دعائیہ سیٹ، درثمین، کلام محمود، علم طب حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور کئی دوسری کتب بھی باقاعدگی سے شائع کرتے رہے۔ جو بعد میں ان کی پہچان بن گئیں۔ آپ شعر و شاعری سے بھی شغف رکھتے تھے کئی نظمیں احمدیہ جنتری میں شائع بھی ہوئیں اور کئی غیر مطبوعہ نظمیں آپ کی ڈائری میں بھی لکھی ہیں۔

آپ نے اپنا آخری سفر ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء بیماری کی حالت میں سرگودھا کا کیا وہاں آپ نے مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ابن محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو وصیت کی کہ آپ میرے بعد احمدی جنتری کے شائع کرنے میں ضرور مدد فرمائیں۔ ان کے بعد ہمارے چچا جان مکرم رانا محمد یوسف صاحب نے احمدی جنتری اور دوسری کتب کے شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور اب تک احسن طریق سے اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ سرگودھا سے واپس آنے کے چند دن بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۷ یوم تک داخل رہے، مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر کار آپ گھر آ گئے اور ہم میں اپنی زندگی کے آخری گیارہ یوم گذارے۔

آپ اکثر خواب میں حضرت فضل عمر کو دیکھا کرتے تھے۔ وفات سے ایک سال پہلے آپ جب بیمار ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باؤنڈری لائن ہے جس کے ایک طرف حضرت فضل عمر کھڑے ہیں، حضور آپ کو فرماتے ہیں۔ مبین! ادھر میرے پاس آؤ۔ آپ نے کہا حضور! ابھی میرا ویزا نہیں آیا۔ جب آئے گا تو میں فوراً آ جاؤں گا۔ اس بیماری سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرما دی لیکن ایک سال بعد آپ کا اس دنیا سے جانے کا ویزا آ گیا۔ اور آخر کار مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۷ء بروز اتوار شدید بیمار رہنے کے بعد ۶۸ سال کی عمر میں ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ ۱۱ اپریل کو صبح ۹ ۱/۲ بجے۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے دعا کرائی۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ والد صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اپنے قرب میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ان کی اولاد کو دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

عورت کی بہادری کا ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بڑے بہادر آدمی تھے ۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی جنگوں میں شریک ہو چکے تھے ۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لڑائی جیسی سخت ہوتی تھی بعد میں کبھی نہیں ہوئی کیونکہ اسوقت آپ کی حفاظت کا سوال بھی ہوتا تھا۔ تو آپ کے بعد ایک جنگ میں آپ جرنیل تھے۔ اور آپ کی بیوی بھی ساتھ تھی۔ جو ایک مسلمان جرنیل کی بیوہ تھیں۔ مگر ان کی وفات کے بعد سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی تھی۔ آپ کے بدن پر بہت پھوڑے نکلے ہوئے تھے۔ اس لئے جنگ میں شامل نہ ہو سکے۔ عورت کی یہ فطرت ہے۔ کہ بیوہ یا مطلقہ ہونے کی صورت میں وہ دوسرے خاوند کے سامنے اپنے پہلے خاوند کا ذکر نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں واقعی اس کا احترام ہو۔ اور وہ اس کا نام لیتے ہوئے اس کا اظہار نہ کرے۔ تو یہ غداری ہوتی ہے اور اگر کرے تو دوسرے خاوند کے دل میں رشک پیدا ہوتا ہے۔ حضرت سعد ایک اونچی جگہ پر بیٹھے تھے اور وہیں سے احکام صادر کر رہے تھے۔ آپ پرچے لکھ لکھ کر پھینکتے جاتے تھے۔ اور سپاہی آگے لے جاکر افسروں کو پہنچاتے جاتے تھے۔ ایرانیوں کا ایک سفید ہاتھی تھا جو قد و قامت میں بھی بہت بڑا تھا۔ اور لڑائی کے لئے بھی اسے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا۔ اس نے مسلمانوں کا ایک قبیلہ سارے کا سارا مار ڈالا۔ اور اس میں سے ایک بھی زندہ نہ چھوڑا۔ سعد رضی اللہ عنہ بیٹھے پہلو پر پہلو بدل رہے تھے۔ مگر بیماری کی وجہ سے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ صرف حکم لکھتے جاتے ان کی بیوی کو بھی سخت اضطراب تھا جب اس نے دیکھا مسلمان اس طرح پسے جا رہے ہیں تو وہ بے اختیار اپنے پہلے خاوند کا نام لے کر چلا اٹھی کاش آج مثنیٰ ہوتا۔ یہ ایک ایسی طنز تھی جو سعد رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہو سکی وہ وہ شخص تھے جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائیوں میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے تھے۔ اور اب اگر معذور نہ ہوتے تو ضرور میدان جنگ میں ہوتے۔ تاہم ان کی بیوی کا منشاء یہ تھا۔ کہ خواہ کچھ ہو ضرور میدان میں جاؤ۔ بیوی کی طنز سے انہیں سخت غصہ آیا اور انہوں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا۔ بیوی نے کہا یہ کیا بہادری ہے ایک عورت کو تو تھپڑ مارتے ہو اور دشمن مسلمانوں کو شہید کرتے جا رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لئے نہیں نکلتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے خیال کیا کہ جب میری بیوی کو یہ خیال ہے تو ممکن ہے دوسرے مسلمان بھی یہی سمجھتے ہوں۔ کہ میں ڈر کی وجہ سے میدان میں نہیں آتا۔ اس لئے شام کو انہوں نے سارا لشکر جمع کیا اور کپڑے اتار کر دکھائے کہ دیکھو میرے بدن پر سر سے پاؤں تک پھوڑے نکلے ہوئے ہیں۔

الفضل احمدیہ

سانحہ ارتحال

● مکرم عبدالحئی بشارت صاحب کیلگری کینیڈا حال ربوہ کے والد محترم عبدالعزیز کھوکھر صاحب ۲۳ ، دسمبر ۱۹۸۹ء کو دن کے گیارہ بجے انتقال فرماگئے ، احباب کرام سے موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے ،

● مکرم ملک منیر احمد صاحب کارکن وکالت مال ثانی کی والدہ ماجدہ مورخہ ۱۲ ، دسمبر ۸۹ء کو رات دس بجے بقضائے الٰہی انتقال فرما گئی ہیں ۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی ۔ بیدائشی احمدی بہت ہی مہمان نواز اور ملنسار تھیں پسماندگان میں ۳ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ احباب موصوفہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

● مکرم رائے عبدالقدیر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نارد ے کی والدہ محترمہ محمودہ شوکت صاحبہ اہلیہ رائے مکرم عبدالحق صاحب (شیخوپورہ) مورخہ ۱۶ ، دسمبر ۱۹۸۹ء بوقت ۵ ، بجے شام دو روز کی مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئیں۔

موصوفہ موصیہ تھیں ، اگلے روز ظہر کی نماز کے بعد شیخوپورہ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا اور عشاء کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی ۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۵۷ ، سال تھی ۔ انتہائی مخلص اور صابر وشاکر خاتون تھیں ۔ صدر لجنہ کا لیہ ضلع شیخوپورہ اور نائب صدر موصیات شیخوپورہ شہر جیسے اہم عہدوں پر متمکن رہیں ۔ اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ سلسلہ عالیہ کی خدمت کی تلقین فرماتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے (رائے عبدالقدیر صاحب اور رائے منیب احمد صاحب) اور چار بیٹیاں شامل ہیں ۔

> خدا بڑا خزانہ ہے ۔ خدا بڑی دولت ہے ۔

نمایاں کامیابی

● مکرم اظہر محمود صاحب ابن مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اوکاڑہ نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے خدا کے فضل سے سول انجینئرنگ کے سال اوّل کے سالانہ امتحان میں اپنی کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور اپنے ڈیپارٹمنٹ میں عزیز موصوف کو تیسری پوزیشن ملی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس ہونہار طالب علم کو تعلیم کے میدان میں اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے

ضروری اعلان

میرے بیٹے عزیز ہشام قمر اپنے اباجان محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے حالات زندگی تحریر کرنا چاہتے ہیں اگر محترم ملک صاحب کے دوستوں اور شاگردوں کے ذہن میں کوئی ایسا واقعہ ہو جو ان کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہو ۔ یا جس سے وہ ان سے متاثر ہوئے ہوں تو وہ واقعہ لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

امۃ الرشید شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب

معرفت ۔ دفتر افتاء ربوہ

> "وقت کا ضیاع ایک قومی نقصان ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سارے پاکستانی اپنی استعداد کے مطابق اقتصادی میدان میں اپنا پورا زور لگادیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا معیار زندگی ایک سال کے اندر اندر دگنا تگنا نہ ہو جائے ۔"
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

نوجوان خدمتِ دین کیلئے وقف کریں (حضرت فضل عمر)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ

مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

کمزوری نظر کورس
EYE SIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر دور کورس
MYOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر مطالعہ کورس
READING EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۷۵/-

بھینگاپن کورس
SQUINT COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۷۵/-

دو نظری کورس
DIPLOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون سیلز ۷۷۱ ، کلینک ۶۰۶ ، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
• ہمدردانہ مشورہ
• قابل اعتماد
• اصولی علاج کیلئے
NASIR ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶ فون : ۶۳۴
بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئیڈیل پبلک سکول
۳۵/۷ دارالرحمت غربی (سابقہ عمارت دفتر الفضل) ربوہ
نرسری تا پنجم جماعت میں داخلے جاری ہیں
اوقات
۱۰ بجے تا ۱۲ بجے
زیر نگرانی : مرزا امیر احمد
ایم ایس سی ۔ بی ایڈ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶ ۔ بنک سکوائر مارکیٹ نزد شیران بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم سرما کے اوقات کار :
ہر اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ تا ۱۲ بجے
شام ۴½ تا ۷ بجے رات
ہر جمعہ کو صبح ۱۰ سے ۱۲ بجے تک ۔
شام دواخانہ بند رہے گا
ہر ہفتہ کو دواخانہ پہلے وقت بند رہے گا
شام کو کھلا رہا کرے گا
خاکسار : ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

ھوالشافی
جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
الیاس دواخانہ
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز
ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں ۔

ہمارا نصب العین ۔ بہتر اور بے لوث خدمت
ربوہ اور گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : نعیم الرحمن ضیاء ، عزیز احمد خان
فون : دفتر ۶۵۸ ، گھر : ۴۱۴

تریاق اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے
مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس ۶۰/-

نورِ نظر
اولادِ نرینہ کیلئے
تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس ۳۰۰/-

زدجام عشق
موتی و کستوری والا
نمبر ۱
مکمل کورس ۳۶۰/-

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے
لذیذ اور مفید چورن
قیمت ۵/- ، ۱۰/- ، ۲۰/-

قندِ شفاء
نزلہ ، زکام کھانسی کے لئے
مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی ۷/-

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں ۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا ۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں ۔

(مینجر الفضل)

قدیمی ، اولین ، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی : فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : 1 - D - ۳ گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خان : فون نمبر ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۷۵۸

نئی و پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ
کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے ۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر : ۴۳۱ آفس : ۵۲۱

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
نزد جمال بیکری ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد
میاں عبدالسلام
فون دکان : ۵۵۰ رہائش ۷۴۹ / ۵۴۹

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز سوموار یوم قائداعظم کے سلسلے میں الفضل کے دفاتر بند رہیں گے ۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا ۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں ۔

(مینجر)

• نرینہ اولاد سے محروم
• بے اولاد ،
• اٹھراء ۔ سوکھا ، گرمی ، گیس
کا
علاج کرنے والے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۴۳۱
برانچیں :
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد ڈیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ